اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

الفضل

اللہ اکبر

روزنامہ قادیان

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۳۰	مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۳ رمضان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

تحریک جدید کے تیسرے سال کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مالی مطالبہ پر مخلصین جماعت کی طرف سے لبیک

۲۷ نومبر تک چودہ ہزار کے وعدے موصول ہو گئے

آج ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود علالت اور بے حد نقاہت تحریک جدید کے تیسرے سال کی مالی قربانی کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ہی جمعہ میں تحریک ہوئی ہے۔ اور آج ہی چودہ ہزار روپیہ کے قریب وعدے وصول ہو چکے ہیں۔ امید ہے۔ کہ مخلصین جماعت جلد سے جلد اس سال کی تحریک کو اس قدر شاندار صورت میں کامیاب ثابت کریں گے۔ کہ اس سے پہلے سلسلہ کی بے مثال مالی قربانی کی تاریخ میں بھی اس کی مثال نہ پائی جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ احباب اپنے گزشتہ سال کے وعدوں میں دل کھول کر اضافہ کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سال دوم میں اسی تفصیل سے جس کا آگے ذکر آئے گا۔ ۱۰۴۲۔ روپیہ کی رقم داخل فرمائی تھی۔ لیکن تیسرے سال کے لئے حضور نے ۱۷۴۰ روپے لکھائے ہیں۔ گویا اضافہ ڈیوڑھے سے بھی زیادہ یعنی ساٹھ فیصدی ہے۔ دوسرے اصحاب نے جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ انہوں نے

۱۱۲۸۱ محمد اعظم عظیم الدین صاحب
۱۱۲۹۴ ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۱۳ کرم علی صاحب
۱۱۳۱۵ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۳۲۷ محمد اشرف خان صاحب
۱۱۳۳۳ بابو نور محمد صاحب
۱۱۳۴۴ عزیز الدین صاحب
۱۱۳۴۹ عطاء الرحمن صاحب
۱۱۳۵۷ علم الدین صاحب
۱۱۳۶۶ رحمت علی صاحب
۱۱۳۷۷ اے آر سید صاحب
۱۱۳۸۰ محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۵ محمد حسن خان صاحب
۱۱۳۹۵ محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۱ ماسٹر عبد القادر صاحب
۱۱۵۵۷ مرزا احمد عثمان صاحب
۱۱۵۴۵ احمد علی صاحب
۱۱۵۷۵ محمد حسین صاحب
۱۱۵۸۴ اے آر الظفر صاحب
۱۱۵۸۵ الٰہی محمد صاحب
۱۱۵۹۳ سکرٹری صاحب
۱۱۵۹۹ لفٹیننٹ نذیر احمد صاحب
۱۱۶۰۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۷۲۰ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۱۷۰۳ ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۰۶ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۱۷۵۷ چوہدری میاں محمد صاحب
۱۱۷۶۴ شیخ عبد الحق صاحب
۱۱۷۸۳ منظور حسین صاحب
۱۱۷۹۴ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۷۹۸ ایم اے ستار صاحب
۱۱۸۲۴ نور دین صاحب
۱۱۸۳۷ عبد الحی صاحب
۱۱۸۶۵ مظفر احمد صاحب
۱۱۸۶۶ محمد لطیف صاحب
۱۱۸۶۸ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۷ قریشی محمد عمر صاحب
۱۱۸۹۴ حیدر علی صاحب
۱۱۹۰۶ عبد الرحیم صاحب
۱۱۹۰۸ ماسٹر شاہ محمد صاحب
۱۱۹۳۳ عبد الکریم صاحب
۱۱۹۴۳ غلام حیدر صاحب

۱۱۹۳۶ محمود احمد شاہ صاحب
۱۱۹۹۰ شیخ عبید اللہ صاحب
۱۱۹۹۱ محمد یوسف صاحب
۱۲۰۱۰ محمد اقبال صاحب
۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۴ شیخ غلام جیلانی صاحب
۱۲۰۱۸ عزیز اللہ خان صاحب
۱۲۰۵۱ ایم اختر اینڈ انعام اللہ صاحب
۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۶۱ بشیر احمد صاحب
۱۲۰۶۵ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۶۶ محمد یوسف صاحب
۱۲۰۷۸ عبد الرحمن صاحب
۱۲۰۸۳ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۲۰۸۶ فقیر احمد خان صاحب
۱۲۰۹۶ محمد سعید خان صاحب
۱۲۱۱۱ غلام محمد صاحب
۱۲۱۲۵ ملک بشیر احمد صاحب
۱۲۱۳۷ اے آر محمد صاحب
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۰ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب
۱۲۱۴۵ مظفر علی صاحب
۱۲۱۴۶ محمد یوسف صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۰ محمد شفیع صاحب
۱۲۱۵۵ عبد الغفار صاحب
۱۲۱۶۳ چوہدری عمر الدین صاحب
۱۲۱۷۴ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۱۲۱۸۸ عبد اللہ صاحب
۱۲۱۸۹ محمد عظمت اللہ صاحب
۱۲۱۹۸ تجمل حسین صاحب
۱۲۲۰۱ ملک غلام مہدی صاحب
۱۲۲۱۳ محمد افضل خان صاحب
۱۲۲۲۷ عبد الرحمن صاحب
۱۲۲۲۹ عبد الرؤف صاحب
۱۲۲۳۰ بدر الدین صاحب
۱۲۲۳۲ شیخ عمر الدین صاحب

۱۲۲۳۴ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۲۳۶ سید مسرت حسین صاحب
۱۲۲۳۸ اے کے جان صاحب
۱۲۲۵۳ عبد الرب صاحب
۱۲۲۵۴ غلام محمد صاحب
۱۲۲۷۸ سلطان محمد صاحب
۱۲۲۹۹ چوہدری علی احمد صاحب
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتا صاحب
۱۲۳۰۱ ملک عبد القادر صاحب
۱۲۳۰۵ گلاب خان صاحب
۱۲۳۰۹ منیر احمد صاحب
۱۲۳۱۰ عبد الحی صاحب
۱۲۳۱۲ گلاب الدین صاحب
۱۲۳۱۸ بابو فیض الحق خان صاحب
۱۲۳۱۹ عباس احمد خان صاحب
۱۲۳۲۰ بابو محمد حسن صاحب
۱۲۳۲۴ اللہ دتا صاحب
۱۲۳۲۵ عبد الحکیم صاحب
۱۲۳۳۰ سید عبد الرشید صاحب
۱۲۳۵۶ عبد الحفیظ صاحب
۱۲۳۶۹ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۵ مخدوم محمد ایوب صاحب
۱۲۳۷۶ میاں محمد امین صاحب
۱۲۳۷۸ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۷۹ اسلم ریڈنگ روم
۱۲۳۸۰ عطاء الرحمن صاحب
۱۲۳۸۲ شیخ چراغ دین صاحب
۱۲۳۸۸ بابو احمد خان صاحب
۱۲۳۹۲ مختار احمد صاحب
۱۲۴۰۲ والد ارمیجر علی محمد صاحب
۱۲۴۰۳ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۴۰۴ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۰۹ شاہ محمد صاحب
۱۲۴۱۰ ماسٹر کالے خان صاحب
۱۲۴۲۴ میاں غلام محمد صاحب
۱۲۴۳۹ ملک عبد الستار صاحب
۱۲۴۴۰ بشیر احمد صاحب
۱۲۴۴۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۳۵۸ رشید محمد صاحب

ضرورت رشتہ

گوجر قوم کی دو لڑکیوں عمر ۱۴، ۱۰ سال کے رشتوں کے لیے نیک صالح و برسرروزگار احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو گوجر قوم سے ہوں۔
المشتہر: بیرم پور ڈاکخانہ گڑھ دیوالہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضلع ہوشیارپور کے مسلمانوں کی مشکلات

روزنامہ الفضل ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء میں موضع بیرم پور تھانہ ہریانہ ضلع ہوشیارپور کا حال پڑھ کر ہمیں ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کو صدمہ ہوا ہوگا کہ مسلمانوں کے پرانے قبرستان شارع عام اور اراضی قابل کاشت مزروعہ میں تبدیل کر دیئے گئے۔ قبرستان کا جو احترام مسلمانوں کے دل میں ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر قبرستان مذکور بدستور نہ رکھے گئے۔ تو نتیجہ بہت خراب نکلے گا۔

اسی طرح ایک اور معاملہ بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اخبار احسان اور زمیندار میں ضلع ہوشیارپور کے محکمہ امداد باہمی میں سکھ ہندو راج کا دادویلا ہوتا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو سکھ و ہندو افسران محکمہ مذکور بہت تنگ کر رہے ہیں اور جس طرح بھی ہو سکے ان کی سوسائیٹیاں خراب اور ان کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی شکایت نہیں سنتا۔ سنے بھی کون جب کہ سب افسر سکھ ہی سکھ ہو یا ہندو ہیں مسلمان ایک بھی نہیں ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار سکھ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار سکھ انسپکٹر سکھ یا ہندو اگر یہی حالت کچھ عرصہ اور رہی تو مسلمانوں کی اکثر سوسائیٹیاں زیر لیکوڈیشن آجائیں گی جو مسلمانوں کی بربادی کا باعث ہوگا۔ صاحب بہادر رجسٹرار کو بہت جلد ضلع ہوشیارپور کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے عمدہ خون پیدا کر کے چہرہ کی رنگت نکھارتا ہے نیز خونی و بادی بواسیر کے لیے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار بیس ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپے پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

۱۔ نبراس المومنین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شنوا۔ چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو۔ قیمت فی نسخہ ۱ر۔ ایک روپیہ کے بارہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

۲۔ "وید ہی ہمارا گرو ہے" لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوؤں میں تبلیغ کے لیے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۱۴ر ہندی فی سینکڑہ عہ مع محصول ڈاک۔

۳۔ ٹریکٹ الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل فی سینکڑہ ۱۴ر مع محصول ڈاک

خاکسار:۔ سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library

اعلان

[illegible]

قادیان پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ ؏ نوٹ۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

شادی ہوگئی؟ مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی چیز ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی۔ مفرح اجزاء۔ مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت۔ مرجان۔ کہربا زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور۔ سیب میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا ایسی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء و امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جنکو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں۔ ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسےٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے بیلنے چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ آٹا پیسنے کی بیل چکیاں۔ فلور ملز چاولوں کی مشینیں سیویاں۔ بادام روغن۔ قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

فہرست مفت

طلب فرمائیے:

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ دردسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے موںہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ ؏ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے۔ آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔

	اصل قیمت	رعائتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " " اول	۵ روپے	۲؍۸ روپے
امیرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ:- علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ لودیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

نئی دہلی ۲۶ر نومبر۔ کل سرحد پر سرکاری فوج اور توری خیل وزیریوں کے درمیان جنگ میں ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ اس لڑائی کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے ایک اعلان شائع ہؤا ہے۔ کہ بنوں کی ایک ہندو لڑکی کے اسلام قبول کر لینے کے سلسلہ میں داوڑ ٹوچی میں فقیر اوف ایپی نے مخاربانہ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ حکومت نے بنوں سے دو دستے ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کئے۔ کل جب فوجی دستے میر دلی سے واپس ہو رہے تھے۔ تو قبائل نے جن میں توری خیل وزیریوں کی کثرت تھی ان پر حملہ کر دیا۔ اور گھمسان کا رن پڑا۔ جس میں ہوائی جہازوں نے فوج کی امداد کی۔ ہلاک شدگان اور زخمیوں میں انگریز افسر دیسی افسر اور سپاہی شامل ہیں۔

بمبئی ۲۶ر نومبر۔ کل رات ایک مسلمان کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا اور دوسرے پر بھی قاتلانہ حملہ ہؤا۔ جس میں وہ شدید مجروح ہؤا۔

لاہور ۲۶ر نومبر۔ کار سوزی کے شبہ میں پولیس نے کل جس نوجوان ہیرا لال کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہؤا ہے کہ اس نے پولیس کو بیان دیا ہے کہ موٹر کاروں کے جلانے کے سلسلہ میں وہ تنہا تھا۔ اس کام کے لئے اس نے وجہ یہ بیان کی۔ کہ میں چاہتا تھا امرا ان غریبوں کی طرف متوجہ ہوں۔ جو نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ گذشتہ دنوں جن سات انقلاب پسند نوجوانوں کو کار سوزی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا انہیں ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ہیرا لال کی گرفتاری کے بعد کل اور آج کار سوزی کا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہؤا۔

سری نگر ۲۶ر نومبر۔ کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں متعدد ارکان نے بجٹ کے مباحث میں حکومت سے تعاون کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنے طرز عمل کے متعلق بیانات دئے تھے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اسمبلی کے

پریذیڈنٹ نے ان بیانات کو مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لزبن ۲۶ر نومبر۔ باغیوں کے براڈکاسٹنگ سٹیشن سے یہ خبر مشتہر کی گئی ہے۔ کہ اشتراکی حکومت نے طوفان باد کے درمیان ایک خلیج میں ایک طالوی جہاز کے کچھ آدمی گرفتار کر لئے۔ اور نہیں بارسیلونا لے جایا گیا۔

سہسرام ۲۶ر نومبر۔ سہسرام کے فرقہ وارانہ فساد میں دو ہندو اور دو مسلمان ہلاک ہوئے۔ تازہ حملہ کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ چار سے زیادہ اشخاص کا اجتماع خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

بٹالہ ۲۶ر نومبر۔ پولیس نے ایک پٹھان کو پستول اور دیگر آتشیں اسلحہ بنانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ اس کے مکان سے دو پستول برآمد ہوئے۔

ناگپور ۲۶ر نومبر۔ بنگال ناگپور ریلوے یونین نے بنگال ناگپور ریلوے کے حکام کو نوٹس دیا تھا۔ کہ ۳۰ر نومبر سے ریلوے ملازمین ہڑتال کر دینگے۔ لیکن وی۔ وی گری صدر یونین نے مجلس عاملہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ میرے آنے تک اس فیصلہ پر عمل نہ کیا جائے۔

میڈرڈ ۲۶ر نومبر۔ شہر میڈرڈ کی حفاظت کے لئے حکومت ہسپانیہ کی کونسل دفاعی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ باغیوں کے دو دستوں نے جو ٹینکوں پر مشتمل تھے۔ متعدد بار یونیورسٹی پر حملے کئے۔ حکومت نے باغیوں کے تین ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ یہ ٹینک اطالیہ اور جرمنی کے کارخانوں کے بنے ہوئے تھے۔ باغیوں کے ہوائی جہازوں نے شہر پر بمباری کرنے کی کوشش کی۔ مگر سرکاری طیاروں نے انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

اور باغیوں کے دو ہوائی جہاز گرا لئے۔

ماسکو ۲۶ر نومبر۔ اس امر کا تحریری ثبوت موجود ہے۔ کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان جس معاہدہ کا اعلان کیا گیا ہے اس کے علاوہ ان دونوں حکومتوں کے درمیان ایک اور خفیہ معاہدہ ہؤا ہے۔ روس کے سرکاری حلقوں میں اس معاہدہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان اور روس کے درمیان جملہ تعلقات منقطع کر لئے جائینگے۔ مانچوکو اور روس کی سرحدات کے متعلق حکومت جاپان سے جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ وہ منقطع کر دی جائے گی۔

الہ آباد ۲۶ر نومبر۔ مسٹر سجاد ظہیر فرزند سر وزیر حسن کو ایک تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر سر وزیر حسن نے حکومت کو یہ یقین دلا دیا تھا۔ کہ ان کے فرزند آئندہ اس قسم کی تقریر نہیں کریں گے۔ اس وعدہ کی بنا پر حکومت نے مسٹر سجاد ظہیر کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا۔ مگر اب مسٹر سجاد نے اعلان کیا ہے کہ ان کے والد نے ان کی اطلاع کے بغیر ہی حکومت سے وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے وہ اس وعدہ کے پابند نہیں۔

لنڈن ۲۶ر نومبر۔ جاپان اور جرمنی کے جس نئے معاہدہ کا اعلان برلن میں کیا گیا ہے۔ برطانوی حلقے اس کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اس معاہدہ میں بعض شرائط ایسی بھی ہیں جو شائع نہیں کی گئیں اور ان سے مشرق اقصیٰ میں برطانی مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

کلکتہ ۲۶ر نومبر۔ شمالی بنگال میں ایک بنگالی نے جو نظر بند تھا۔ خودکشی کر لی۔ صدر بنگال ہندو پراونشل سبھا نے بنگالیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دو ہزار نظر بند نوجوانوں کی رہائی کے لئے

ایک زبردست تحریک جاری کریں۔

شیخوپورہ ۲۶ر نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ رات روئی کے ایک گودام میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہؤا۔ کئی گھنٹوں کے بعد جا کر کہیں آگ پر قابو پایا جا سکا۔ عمارات کا معتد بہ حصہ بھی نذر آتش ہو گیا۔

لنڈن ۲۶ر نومبر۔ آج دارالعوام میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے ہسپانیہ سے متعلق متعدد اور اہم سوالات کے جواب دئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت انگلستان نے حکم دیا ہے کہ کوئی برطانوی جہاز باغیوں یا حکومت میڈرڈ کے لئے اسلحہ اور کارتوس فراہم نہ کرے۔ لیکن کوئلہ اور خوراک کا مواد خام اس ضمن میں نہیں آ سکتے۔ سر سیموئل ہور نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے الگ رہنا حکومت برطانیہ کے لئے بہتر ہے۔

بمبئی ۲۶ر نومبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ فیض پور کانگرس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو ہی ہونگے۔ کیونکہ سردار پٹیل ان کے حق میں دستبردار ہو جائینگے اس کے علاوہ گاندھی جی نے بھی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔

امرتسر ۲۶ر نومبر۔ گندم مگھ ۲ روپے ۱۳ آنے ۱۱ دمڑی۔ گندم چیت ۲ روپے ۱۴ آنے ۱۴ دمڑی گندم ۱۱ ڑ ۲ روپے ۱۳ آنے ۸ دمڑی نخود ماگھ ۲ روپے ۲ آنے ۹ دمڑی سونا ۳۶ روپے چاندی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے۔

رنگون ۲۶ر نومبر۔ گورنمنٹ آف برما کے متعلق احکام کا مسودہ شائع کر دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر برما کی تنخواہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ ہوگی۔ چھٹیوں کا الاؤنس ۴ ہزار روپیہ ماہوار ہوگا۔

میڈرڈ ۲۶ر نومبر۔ میڈرڈ کے نواح میں باغی اور سرکاری افواج میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس میں ۵ ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ۔۔۔ غلام نبی

بھی گزشتہ سال کی نسبت اضافہ کیا ہے۔ اور تمام مخلصین کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور ثابت کر دینا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مومن کا ہر قدم پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ بڑھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۵۰۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اپنی طرف سے ۵۰۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کے ان غرباء کی طرف سے جو باوجود خواہش حصہ نہیں لے سکتے ۵۰۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۷۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۷۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ ان ہزارہا روحوں کی طرف سے جو صداقت کیلئے تڑپ رہی ہیں لیکن ابھی تک ہمیں وہاں صداقت کے پہنچانے کی توفیق نہیں ملی ۱۰۰

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا اللہ تعالےٰ ۲۵/- روپیہ

سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ و میاں خلیل احمد صاحب میاں طاہر احمد صاحب و میاں باسط احمد سلمہم اللہ تعالےٰ کی طرف سے از سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ ۲۰/- ڈیوڑھا

سیدہ ام وسیم احمد سلمہا اللہ تعالےٰ - ۱۲۰/- ڈیوڑھا

مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۶۱/

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - ۸۰/- سوایا

جناب مرزا رشید احمد صاحب - ۹/- ڈیوڑھا

جناب مرزا عزیز احمد صاحب - ۶۰/- سوایا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب معہ اہلیہ ۲۳۹/

جناب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل - ۳۰/-

مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل معہ اہلیہ صاحبہ ۶۵/-

چوہدری عبد المجید صاحب بی اے " " " ۲۱/

مولوی عبد الرحمٰن صاحب ... ۱۱/

منشی فیض احمد صاحب کاتب الفضل - ۱۲/-

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی حال قادیان ۲۷۵/-

ڈاکٹر بدر الدین صاحب (دوگنڈا افریقہ) ایک ہزار شلنگ اندازاً ۶۷۵/- سوگنا

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب قادیان ۱۰۰/-

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب " ۱۰۰/- سوگنا نقد

استانی میمونہ بیگم صاحبہ " ۵۱/-

سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن (نقد داخل ۳ صد روپیہ) ۷۰۰ ڈیوڑھا

شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ ۶۰ سوایا

خانصاحب منشی برکت علی صاحب (شملوی) پنشنر ۲۲۵

جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۲۴۰

شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ محلہ دار الرحمت ۲۵۰

عبد الغفار ڈار طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان ۶/ روپیہ کچھ چاہئے

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ۵۱

اہلیہ صاحبہ " " " ۷/-

ابو الفضل محمود صاحب قادیان -/۵ نقد

محمد اسحاق صاحب دفتر کشمیر ریلیف فنڈ ۱۶/-

مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور ۱۱۰/-

بابو بشیر احمد صاحب آف بمبئی حال قادیان - ۳۰/-

راجہ محمود احمد خانصاحب جھنگ ۱۰۰/

بابو غلام محمد صاحب واہ ۱۰۰/-

خانصاحب ذو الفقار علی صاحب رامپور ۱۱/-

ملک شیر محمد خانصاحب مجوکہ ملتان ۳۶/-

میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور ۲۲۵/-

چوہدری محمد شفیع صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۵۰/-

مرزا عبد الحکیم صاحب ٹانگا ازیقہ ۷۲/-

عبد الحلیم صاحب پوری اڑیسہ ۷۰/-

سید رشید احمد صاحب ڈابل ایران ۱۲۰/-

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب شیر گڑھ ۴۵/-

جمعدار حاجی عبد اللہ خانصاحب دوالمیال ۳۲/-

جماعت شیخ پور ۶۹/-

ڈاکٹر مطلوب خانصاحب فتحگڑھ چوڑیاں ۴۰/-

شیخ حبیب اللہ صاحب خرم پور ایران ۲۵۰/-

کپتان محمد عطاء اللہ صاحب کوئٹہ ۳۲۰/-

ایم۔ احمد صاحب کالی کٹ مالابار ۱۰۸/-

بابو محمود احمد سلطان صاحب انبالہ ۶۰/-

میاں فیروز الدین صاحب قلعہ دار جگوال ۴۰/-

محمد جمیل صاحب فیروز پور ۳۶/-

بابو بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور ۷۵/-

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان ۷۲/-

قاضی محبوب عالم صاحب لاہور ۴۰/-

چوہدری نقیر محمد صاحب بی۔ اے جہلم ۳۹۸/-

دختران جناب خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب پنشنر ۳۰/-

مسٹر عبد الغنی صاحب بمبئی حال قادیان ۷۰/-

سیدہ نظیرہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۳۱/-

استانی محمودہ بیگم " " ۶۵/-

استانی جنت النساء بیگم صاحبہ گوجرانوالہ ۱۶/-

ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مگوی برما ۲۴۰/-

ڈاکٹر غلام قادر " " ۱۲۰/-

منشی برکت علی صاحب ٹھیکیدار " " ۳۶/-

چوہدری شکر اللہ خانصاحب ڈسکہ ۱۵۰/-

عبد اللہ کنجی کنا نور مالابار ۲۲/-

ماسٹر عطا محمد صاحب شرقپور معہ اہلیہ صاحبہ ۳۲/-

ماسٹر اللہ دتا صاحب محلہ دار الرحمت ۴۰/-

شیخ محمد خورشید صاحب دھرکوٹ رندھاوا ۲۵/-

مسٹر محمد ابراہیم صاحب علی گڑھ ۶۰/-

بابو محمد یوسف ڈاڈومہ افریقہ ۱۵۰/-

سید محمد مسعود احمد صاحب گڑھ بلوچاں ۳۰/-

منشی عبد الغفور صاحب ریڈر ایبٹ آباد ۲۰/-

اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیار پور ۶۵/-

محمد صدیق صاحب شاہد ۴۰/-

چوہدری اسد الدین صاحب چک ۱۲۶ دادو ۲۰۰/-

جماعت نیروبی سے مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد اکرم صاحب غوری نے احمدیہ مستورات نیروبی کی فہرست چندہ تحریک جدید سال سوم حضرت کے حضور پیش کرتے ہوئے درخواست کی کہ میگاڈی سے ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ آپا مریم صاحبہ نے اپنے بچوں کو تحریک جدید کے بورڈنگ میں داخل کرنے کے لئے ہندوستان بھیجا ہے۔ کچھ روز وہ اس عاجز کے ہاں بھی مہمان رہیں۔ خدا کے فضل سے یہ بہن بہت ہی نیک اور مخلص ہے۔ انہوں نے تحریک کی کہ حضور کی تیسرے سال کی تحریک جدید میں اس ملک کی عورتیں بھی شامل ہوں۔ اور بوجہ میگاڈی میں رہنے کے یہ کام وہ نہیں کر سکتی تھیں۔ لہٰذا نیروبی کا کام انہوں نے میرے سپرد کیا۔ میں نے تیسرے سال کے چندہ کے لئے نیروبی کی بہنوں کے وعدے لئے ہیں۔ ان تمام بہنوں نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے قبول کیا۔ یہ وعدے یہاں کے ہیں۔ باقی اور شہروں میں بھی میں نے تحریک کی چٹھیاں لکھی ہوئی ہیں۔ جواب ملنے پر حضور کی خدمت میں باقی شہروں کی فہرستیں بھی پیش کروں گی۔ فہرست ذیل میں ہے

محترمہ مریم بیگم صاحبہ نیروبی	۷۵ شلنگ
" موتی جان صاحبہ "	۶۰ "
" نواب بیگم صاحبہ "	۲۰ "
" تاج بیگم صاحبہ "	۴۰ "
" فاطمہ بیگم صاحبہ "	۲۰ "
" خورشید بیگم صاحبہ "	۲۵ "
" حشمت بیگم صاحبہ "	۱۵ "
" نیاز بیگم صاحبہ "	۳۰ "
" رضیہ بیگم صاحبہ "	۲۰ "
" سردار بیگم صاحبہ "	۱۰ "
" زینب بی بی صاحبہ "	۲۵ "
" حمیدہ بیگم صاحبہ "	۱۰ "
" عائشہ بیگم صاحبہ "	۱۰ "
" سعیدہ بیگم صاحبہ "	۲

درخواست ہائے دعا

(۱) صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی تبدیلی لنڈی کوتل سے کوہاٹ ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی تبدیلی ان کے لئے بابرکت کرے حبیب حسن قادیان (۲) شیخ فضل الرحیم صاحب بلیک سمتھ این ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز کی صحت علیل رہتی ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الواحد قادیان۔

ولادت عبد الرحمٰن خانصاحب برتھم کلرک نظارت بیت المال کے ہاں ۱۶-۱۷ نومبر کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ المجید نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ عبد الرحمٰن ... فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ر رمضان ۱۳۵۵ھ

تحریک جدید کے تیسرے سال کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا اعلان

مخلصین کیلئے قرب الٰہی حاصل کرنے کا موقع

قادیان ۲۷ر نومبر۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود علالت طبع۔ بیحد نقاہت اور ضعف کے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں تحریک جدید کے تیسرے سال کے لئے جماعت کو بیش از پیش قربانیاں کرنے کی دعوت دی۔ تمام مجمع تک حضور کی آواز پہونچانے کا یہ انتظام کیا گیا۔ کہ حضور کے پاس مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کھڑے تھے۔ جو حضور کے فقرات باواز بلند دہراتے۔ اور پھر مسجد کی مختلف جہات میں مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ان کا اعادہ کرتے۔ حضور پہلے بیٹھکر فرماتے رہے۔ لیکن آخر میں کھڑے ہوگئے۔ مفصل خطبہ انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا لیکن اسوقت اس کا خلاصہ اس لئے پیش کیا جاتا ہے کہ احباب اصل خطبہ سننے اور ہر احمدی کو سُنانے کے لئے تیار ہوجائیں۔

اس خطبہ کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود علالت اور کمزوری کے اسے جماعت تک پہونچانے کی مشقت اٹھائی۔ امید ہے۔ کہ ہر ایک مخلص احمدی دل کے کانوں سے اسے سنیگا۔ اور اس کے لفظ لفظ پر عمل کرکے دکھا ئیگا

حضور نے فرمایا:۔

دنیا میں ایک طوفان بپا ہے۔ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوگئی ہے۔ وہ چمکتا ہؤا ستارہ جسے خدا تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے پیدا کیا۔ لوگوں کی آنکھوں میں نور پیدا کرنے کی بجائے سر دست تو حاسدوں کے دلوں میں ایک انگارہ بن کر جل رہا ہے۔ یعنی خدا کا مسیح دنیا کی تضحیک اور اس کے تمسخر کا مرکز بنا ہؤا ہے۔ ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ ایک نئی دنیا کی تعمیر ایک نئے آسمان اور زمین کی بنیاد۔ پس اپنی ہمتیں مضبوط کرو۔ اور ارادے کی کمر کس لو۔ اور اپنے اردگرد کے منافقوں کی طرف نگاہ مت ڈالو۔ کہ مومن منافق کو کھینچتا ہے۔ نہ کہ منافق مومن کو۔ جس دل میں ایمان ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر اسے آگ میں بھی ڈال دیا جائے۔ تو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ یہ ادنیٰ درجہ کا ایمان ہے۔ پس آج میں اجمالی طور پر تحریک جدید کے تمام مطالبات کی طرف جماعت کو پھر بلاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اس پہلے درجہ کی آخری جماعت میں ہمارے دوست ایسے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونگے۔ کہ خدا کے فضل ان پر بارش کی طرح نازل ہونے لگیں گے۔ اور دشمنوں کے دل مایوسی سے پُر ہوجائینگے۔ اور منافقوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ جائے گی۔ ابھی بہت سا کام ہم نے کرنا ہے۔ اور یہ تو ابھی پہلا ہی قدم ہے۔ اگر اس قدم کے اٹھانے میں جماعت نے کمزوری دکھائی۔ تو خدا کے کام تو پھر بھی نہیں رکینگے۔ لیکن دشمن کو مسیح موعودؑ پر طعن کرنے کا موقع مل جائیگا اور ہر وہ گالی اور ہر وہ دشنام اور ہر وہ طعنہ جو انہیں یا ان کے سلسلہ کو دیا جائیگا۔ اس کی ذمہ واری انہی لوگوں پر ہوگی جو اپنے عمل کی کمزوری سے دشمن کو یہ موقع مہیا کرکے دینگے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے صحت دی۔ تو آئندہ ہفتوں میں میں انشاء اللہ پھر ایک دفعہ تفصیلی طور پر ان امور کی طرف توجہ دلاؤنگا۔ سر دست میں نے اجمالاً سب امور کی طرف توجہ دلادی ہے اور مالی حصہ تحریک کو میں آج ہی کے خطبہ کے ساتھ شروع کردیتا ہوں۔ کیونکہ اس تحریک کے لئے دوستوں کو ہفتوں محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور بڑی مہلت درکار ہوتی ہے۔ اگر اس میں تعویق کی گئی۔ تو احباب کے لئے مشکلات پیدا ہونگی۔ پس میں آج ہی اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ یکم دسمبر سے تحریک جدید کے مالی حصّہ کی قسط سوم کا زمانہ شروع ہوجائیگا۔ اور میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان سے ہوسکے۔ وہ پہلے سالوں سے بڑھکر اس میں حصّہ لینے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ اسے جتنی قربانی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اتنا ہی وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے ایک سال یا دو سال اس قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اس کے دل میں انقباض پیدا ہورہا ہے۔ یا وہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا جو گزشتہ یا گزشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی۔ اسے میرے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے دوستوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اُسے چاہیئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں خدا کے سامنے اپنے ماتھے کو رکھدے۔ اور جس قدر خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو۔ اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے یا کم سے کم گریہ وزاری کی شکل بنائے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور میں جھک کر کہے کہ اے میرے خدا لوگوں نے بیج بوئے اور انکے پھل تیار ہونے لگے۔ وہ خوش ہیں۔ کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے فائدہ کے لئے روحانی باغ تیار ہورہے ہیں۔ پر اے میرے ربّ! میں دیکھتا ہوں۔ کہ جو بیج میں نے لگایا تھا اس میں سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے کبر کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا۔ یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا۔ یا میری کوئی مخفی شامتِ اعمال ایک پتھر بنکر اس پر بیٹھ گئی۔ اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا میں اب کیا کروں۔ کہ جب میرے پاس کچھ تھا۔ میں نے بے احتیاطی کی اسے اس طرح خرچ نہ کیا۔ کہ نفع اٹھاتا۔ مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں۔ کہ میں بوؤں۔ اے خدا میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیّا کردے۔ اور میری کھوئی ہُوئی متاعِ ایمان مجھے واپس عطا کر۔ اور اگر میرا ایمان ضائع ہوچکا ہے۔ تو اپنے خزانے سے اور اپنے ہاتھ سے اپنے اس دھتکارے ہوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما۔ کہ میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں۔ اگر تم سچے دل سے خدا کی طرف جھکوگے تو وہ یقیناً تمہارے دلوں کو کھول دیگا۔ اور تم پر یہ ظاہر ہوجائیگا۔ کہ خدا اور اس کے دین کے لئے جن قربانیوں کے لئے میں تم کو بلاتا ہُوں۔ انہی میں اسلام کی بہتری ہے۔ اور انہی میں اسلام کی شوکت ہے۔ پس اے دوستو! آؤ۔ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلہ میں کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص خواہ اس کو مال ملا ہے یا نہیں ملا۔ اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدا کے سامنے اپنی قربانی پیش کردے اور اس قربانی کے پیش کرنے کے بعد ایک مردے کی طرح الٰہی آستانہ پر گر جائے۔ یہ کہتے ہوئے۔ کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ میری اس حقیر قربانی کو قبول کر۔ اور مجھے اپنے دروازے سے مت دھتکار۔

اللّٰھُمَّ آمین

Digitized by Khilafat Library

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ اور ایک مفلوک الحال بیوہ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس زمانہ کے انگریزی خوان مسلمان شجاعت۔ سخاوت۔ صبر۔ علم۔ ایثار۔ قربانی وغیرہ وغیرہ خوبیوں میں تاریخی لحاظ سے یوروپین اقوام کے مشہور اشخاص کا نام تو جانتے ہیں۔ مگر اپنے بزرگوں کے نام سے وہ بے خبر ہیں۔ اس لئے ذیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ضبط تحریر کرتا ہوں۔ تاکہ ہمارے انگریزی خوان نوجوانوں کو معلوم ہو۔ کہ دُنیا کا کوئی بادشاہ جو بہت سے ملکوں کا خود مختار بادشاہ ہو۔ اور پھر رعایا کے حالات کی تفتیش کر کے اس کا خدمت گزار ہو۔ حضرت عمرؓ کے سوا نہ پائیں گے۔ نیز اس واقعہ سے ہی اسلامی تاریخ سے ناواقف نوجوانوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ع

ہمارے بھی ہیں پیشرو کیسے کیسے

کتاب المغازی میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابن عباسؓ اپنے باپ حضرت عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں ایک دفعہ ایک نہایت تاریک رات کو کسی کام کے لئے آدھی رات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گیا۔ کہ راستہ میں مجھے ایک شخص جو گاؤں والے بادیہ نشینوں کا سا لباس پہنے ہوئے تھا۔ ملا۔ اس نے مجھے میرے کپڑے سے پکڑا۔ اور اپنی طرف کھینچا۔ اور کہا کہ اے عباس میرے ساتھ چل۔ یہ سُنکر میں نے غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت عمر خلیفۂ وقت بھیس بدلے ہوئے ہیں۔ پس میں آگے بڑھا سلام کیا۔ اور پوچھا۔ کہ امیر المومنین! اس وقت کہاں کا قصد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ رات اندھیری ہے۔ اور چوریوں کا ڈر ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ مدینہ کے ارد گرد جو لوگ مختلف قبیلوں سے آ کر خیموں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کروں۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ رات علاوہ سخت تاریک ہونے کے سخت سرد بھی تھی۔ پس میں حضرت عمرؓ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت عمرؓ ایک خیمہ سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے اسی طرح سارے خیموں کے پاس گھومتے رہے۔ یہاں تک کہ قریب تھا۔ کہ سارے خیموں کی دیکھ بھال ختم ہو جائے۔ اور ہم جنگل کے اس مقام میں جا پہونچیں۔ جہاں کہ کوئی خیمہ نہ ہو۔ کہ اچانک خاتمہ پر ہمیں ایک ایسا خیمہ نظر پڑا۔ جس میں ایک بڑھیا عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس کے ارد گرد بچے اونچی آواز سے رو رہے تھے۔ اس بڑھیا کے سامنے چولہا تھا۔ جس پر ہنڈیا چڑھی ہوئی تھی۔ اور نیچے آگ جل رہی تھی۔ اور بچوں سے کہہ رہی تھی۔ کہ بچو ذرا صبر کرو۔ ابھی کھانا پک جاتا ہے۔ اور ابھی تم کو کھلاؤں گی۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم دیر تک خیمہ کے باہر سے یہ نظارہ دیکھتے رہے۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ حضرت عمرؓ کبھی اس بڑھیا کو دیکھتے۔ اور کبھی اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو۔ جب بہت دیر ہو گئی۔ تو میں نے کہا۔ کہ اے امیر المومنین آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ ہمیں یہاں سے چلنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ پہرہ دار آ کر ہمیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ عباسؓ آؤ خیمہ کے اندر چلیں۔ اس پر حضرت عمرؓ اندر داخل ہوئے۔ اور میں آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ خالہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس پر اس عورت نے نہایت عمدگی سے جواب دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ یہ بچے کیوں روتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ بھوک کی وجہ سے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ تو انہیں وہ کھانا کیوں نہیں کھلاتی۔ جو ہنڈیا میں دیر سے پک رہا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ ہنڈیا میں کچھ نہیں ہے اس پر حضرت عمرؓ آگے بڑھے۔ اور ہنڈیا کو دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس میں پانی ہے۔ اور پانی میں صرف چند کنکر پڑے جوش کھا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ حیران سے رہ گئے۔ اور اسے کہا۔ کہ یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا۔ یہ تو میں بچوں کے بہلاوے کے طور پر پتھروں کو جوش دے رہی ہوں۔ تاکہ وہ سمجھیں۔ کہ کھانا پک رہا ہے۔ اور کھانے کی امید پر رونا چھوڑ دیں۔ اور پھر نیند آ جائے۔ تو یہ سو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ تیری یہ حالت کیوں ہے؟ اس نے کہا۔ میں بے کس ہوں نہ میرا کوئی بھائی ہے۔ نہ باپ نہ خاوند۔ اور نہ کوئی اور رشتہ دار۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔ اگر تو اپنا حال امیر المومنین عمرؓ سے کہتی۔ تو وہ بیت المال سے تیری امداد کرتے۔ اس نے کہا۔ کہ اللہ عمرؓ کو زندہ نہ رکھے۔ اور اس کے جھنڈوں کو سرنگوں کرے۔ اللہ کی قسم اسی نے تو مجھ پر یہ ظلم کیا ہے۔

اس کی یہ گفتگو سُنکر حضرت عمرؓ کانپ گئے۔ اور کہا۔ کہ خالہ! عمرؓ بن خطاب نے تجھ پر کیا ظلم کیا ہے؟ اس نے کہا۔ کہ واقعہ میں عمرؓ ہی نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ کیونکہ راعی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اپنی رعایا میں سے ہر فرد کا حال دریافت کرے۔ تاکہ میرے جیسی تنگ دست بچوں والی جس کا کوئی مددگار نہ ہو۔ اس کے علم میں آ جائے۔ اور وہ اس کی ضروریات پوری کرے۔ اور سرکاری خزانہ سے اس کے گزارہ کا انتظام کرے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ عمرؓ کو خود بخود کس طرح تیرے حال اور تیری مشکلات کا علم ہو سکتا ہے۔ تجھے چاہیئے تھا۔ کہ تو خود جاتی۔ اور اسے اپنے حال سے آگاہ کرتی۔ اس نے کہا۔ کہ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ میرے سمجھے راعی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اپنی رعیت کی ہر قسم کی ضروریات معلوم کرے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ایک تنگدست مفلوک الحال شرم کے مارے حاکم کے سامنے نہ جا سکے۔ پس عمرؓ کا زیادہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعیت کا حال معلوم کرے۔ بہ نسبت اس کے کہ رعیت اپنے حال سے عمرؓ کو آگاہ کرے۔ اور جب راعی اپنی رعیت کا حال دریافت نہ کرے تو یہ اس کا ظلم ہوگا۔ اور اسی لیے میں عمر کو ظالم کہتی ہوں۔

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ خالہ! تو سچ کہتی ہے۔ پھر کہا۔ کہ تو ذرا بچوں کو بہلا۔ اور انہیں سونے نہ دے۔ میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہکر خیمہ سے نکلے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے نکلا۔ اس وقت رات کا پچھلا حصہ تھا۔ پس ہم مدینہ کے شہر کے حصہ کی طرف چلے۔ اس طرح کہ راستہ بھر کتے ہم پر بھونکتے۔ اور کاٹنے کو آتے۔ اور میں حضرت عمرؓ اور اپنے سے انہیں مار مار کر ہٹاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم بیت المال کے سٹور میں پہونچے۔ حضرت عمرؓ نے اسے کھولا۔ اور مجھے بھی اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ پھر ایک بوری پکڑی۔ جو سوا من پختہ کے قریب تھی۔ اور مجھے کہا۔ کہ عباس اسے میری پیٹھ پر رکھدے۔ میں نے آپ کی پیٹھ پر وہ بوری اٹھا کر رکھدی پھر مجھے کہا۔ کہ گھی کی وہ مشکی اٹھا لا۔ جو میں نے اٹھالی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسی حالت میں سٹور کے دروازہ کو قفل لگایا۔ اور ہم دونوں چل پڑے۔ اور آٹا جھڑ جھڑ کر آپ کی داڑھی رہا تھے۔ اور آنکھوں پر پڑ رہا تھا۔ پھر ہم نے آدھی مسافت طے کی تھی۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بوجھ کی وجہ سے تھک کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ فاصلہ بہت لمبا تھا۔ اس پر میں نے اپنے آپ کو پیش کر کے کہا۔ کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اے امیر المومنین بوری مجھے اٹھوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ عباس نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ کیا تو میرے ظلم اور جرم قیامت کے روز اٹھا سکے گا۔ اور جان لے اے عباس۔ کہ لوہے کے پہاڑوں کا اٹھا لینا بہتر ہے۔ جرم اور ظلم کے اٹھانے سے بالخصوص اس بڑھیا بے کس کا ظلم ہائے یہ تو خدا کے ہاں بڑا ہی جرم ہے۔

Digitized by Khilafat Library

پھر کہا - کہ چل عباس رضؓ جلدی چل - کہیں ایسا نہ ہو - کہ بچے سو جائیں - یہ کہکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے - اور جلدی جلدی چلنے لگے - اور آپ تھکے ہُوئے بیل کی طرح ہانپ رہے تھے - یہاں تک کہ ہم بڑھیا کے خیمہ تک پہنچے - وہاں حضرت عمر رضؓ نے وُہ بوری کندھے سے نیچے گرائی - اور میں نے بھی گھی کی مشکی نیچے رکھی - پھر حضرت عمر رضؓ آگے بڑھے - اور ہنڈیا بالی اور جو کچھ اس میں تھا - زمین پر انڈیل دیا - اور دھو کر اس میں گھی ڈالا - اور چولھے پر رکھا - اس وقت آگ قریباً بجھ چکی تھی - آپ نے بڑھیا کو کہا کہ خالہ! تیرے پاس ایندھن ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں بیٹا ایندھن ہے - اور ایک کونہ کی طرف اشارہ کیا - حضرت عمر رضؓ خود کھڑے ہُوئے - اور ایندھن لائے - وُہ گیلی اور سبز لکڑیاں تھیں - آپ نے انہیں آگ میں رکھا - اور سر نیچا کرکے ہنڈیا کے نیچے پھونکیں مارنے لگے۔

حضرت عباس رضؓ کہتے ہیں - کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا - کہ دُھواں آپ کی داڑھی میں سے نکل رہا ہے - اور سر جھکانے کی وجہ سے آپ کی داڑھی زمین پر جھاڑو دے رہی ہے - آخر بمشکل آگ روشن ہوئی اور گھی پگھلا - اور جوش کھانے لگا - آپ ایک لکڑی لے کر گھی کو ہلانے لگے - پھر گھی میں آٹا وغیرہ ملانے لگے - یہاں تک کہ حلوا پک گیا - پس جب کھانا تیار ہو گیا - بڑھیا سے برتن مانگا اور آپ برتن میں تھوڑا تھوڑا حلوا نکالتے جاتے تھے - اور اس طرح ایک ایک کرکے سب بچوں کو سیر کیا - پھر بڑھیا کو کھانا دیا۔

پھر جب سب سیر ہو گئے - اور بچے سیر ہو کر اِدھر اُدھر خیمہ میں کھیلنے کودنے لگ گئے - تو حضرت عمر رضؓ نے بڑھیا سے کہا - کہ خالہ! امیر المومنین عمر سے میری واقفیت ہے - میں تیرا حال اس سے کہوں گا - اس لئے کل تو میرے پاس دارالامارت میں آنا - تو مجھے وہاں پائے گی - پھر حضرت عمر رضؓ اس سے رخصت ہُوئے - میں بھی آپ کے ساتھ وہاں سے نکلا - باہر نکل کر آپ نے مجھے کہا - کہ اے عباس رضؓ! اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا - کہ بڑھیا ہنڈیا میں پتھر اُبال کر اپنے بچوں کو بہلا کر سلانا چاہتی ہے تو میں نے یوں محسوس کیا - کہ ساری دُنیا کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل کر میری پیٹھ پر آ پڑے ہیں - یہاں تک کہ جب میں آٹا اور گھی وغیرہ لایا - اور پکا کر انہیں کھلایا - اور وُہ سیر ہو کر کھیلنے کودنے لگے - تب میں نے محسوس کیا کہ وُہ پہاڑ گر کر میری پیٹھ پر سے نیچے جا پڑے ہیں۔

پھر ہم وہاں سے واپس ہُوئے - اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے گھر میں داخل ہو کر مجھے بھی اندر بلا لیا - اور ہم دونوں سو گئے - اور جب صبح ہُوئی - وُہ بڑھیا آئی - حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس سے معافی مانگی - اور اس کے اور اس کے بچوں کے لئے سرکاری خزانہ سے وظیفہ مقرر کیا - جو ماہ بماہ انہیں ملنے لگا۔

ناظرین! یہ ہے وُہ شخص جو عرب عراق - شام - فلسطین - مصر - ایران اور شمالی افریقہ کا خود مختار بادشاہ ہے - اور جس کے نام سے روم کا قیصر کانپتا ہے - اور پھر وُہ محض اللہ تعالےٰ کے حضور حساب وکتاب کے لئے پیش ہونے کے ڈر سے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر بیواؤں اور یتیموں کی خاطر مزدوروں کی طرح اپنی پیٹھ پر بوریاں ڈھوتا ہے اور تھکے ہُوئے بیل کی طرح ہانپتا ہے - مگر افسوس کہ آج مسلمان کہلانے والے لاکھوں آدمی اسے فاسق فاجر غاصب بلکہ کافر تک کہنے سے دریغ نہیں کرتے - اور جس کے قاتل کی برسی منائی جاتی ہے اور آج لکھنؤ جو کسی زمانہ میں مسلمان نوابوں کا دارالخلافہ تھا - اس کے بازاروں میں مسلمانوں کے مجمع میں کوئی شخص اس کی تعریف کرے - تو مسلمانوں کے ایک گروہ کو خوش کرنے کے لئے سرکاری پیادے اسے گرفتار کرلیں - انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں

مشکلات سے محفوظ رہنے اور تمام کمالاتِ انسانی کے حصول کا طریق

تاریخ کے مطالعہ سے جس قدر مقربانِ الٰہی کا پتہ چلتا ہے - اُن کے حالات وکوائف کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے - کہ ان کی زندگی کا ایک درخشاں پہلو یہ تھا - کہ وُہ اللہ تعالےٰ کے حضور اکثر دعائیں کرتے - اور اپنے متبعین کو بھی یہی تلقین فرماتے - کہ وُہ کثرت سے دعاؤں سے کام لیں - اور اسباب سے نظر اٹھا کر مسبب الاسباب پر توکل کریں - لیکن اس ضمن میں جس قدر روشن جس قدر اجلے - جس قدر اصفےٰ اور جس قدر اعلےٰ نمونہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود میں نظر آتا ہے - اس کا عشر عشیر بھی کہیں نظر نہیں آتا - آپ ہی کی ذاتِ بابرکات ہے - جس نے انسانی زندگی کے ہر لمحہ کے لئے کوئی نہ کوئی دُعا تجویز کی ہے - اور آپ ہی وُہ محسن اعظم ہیں - جنہوں نے اپنا شاندار نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کرکے بتا دیا - کہ کس طرح ربّ العلےٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹانا چاہیئے۔

درحقیقت دُعائیں ایک ایسی چیز ہیں - کہ اُن کے بغیر ہم کسی دوسرے انسان کے قلبی جذبات اور اس کے دل کی گہری کیفیات کا اندازہ نہیں لگا سکتے ایک شخص اپنے اعمال میں نیکوکار - اور لوگوں کے لئے نفع رساں دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے دل کے اندرونی خانوں میں کیا جذبات پنہاں ہیں - اس کا ہمیں اس وقت تک پتہ نہیں لگ سکتا - جب تک اس کی دُعائیں ہمارے سامنے نہ ہوں - ظاہر ہے - کہ علیحدگی میں انسان ہر قسم کی ریا - اور نمائش کے خیالات سے الگ ہوتا ہے - اور اس وقت جو کچھ اس کی زبان سے نکلے وُہ اس کے قلبی تاثرات کا صحیح مرقع ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے جب کسی انسان کی زندگی خصوصاً وُہ زندگی جو دوسروں کی نگاہ سے پوشیدہ ہو - نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی ثابت ہو جائے - تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا - کہ وُہ انسان بلاشبہ معمولی انسان نہیں۔

اس نقطہ نگاہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے لمحات کو دیکھا جائے - تو معلوم ہوتا ہے - کہ فی الحقیقت سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام بلند کو حاصل کر چکے تھے - یعنی ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کا عشق اور اس کی محبت اپنے پورے کمال کے ساتھ آپ کی رگ رگ میں سرایت کر چکی تھی - اور دوسری طرف مخلوق کی ہمدردی اور اسے قعر ضلالت سے نکالنے کیلئے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین والی کیفیت آپ کو حاصل ہو چکی تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی دو حصوں میں منقسم ہے - ایک حصہ تو وُہ ہے - جو بعثت سے قبل عمر سے تعلق رکھتا ہے - اور دوسرا حصہ وُہ ہے - جو بعثت کے بعد کا ہے - یہ دونوں حصے اتنا شاندار اور اتنا پاک نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - کہ تا قیامت انہیں دیکھ کر کوئی سعید الفطرت انسان آپ کی بے مثال طہارت نفس کا انکار کر سکے۔

بعثت سے قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا - کہ آپ کئی کئی دن کی خوراک جو میسر ہوتی لے کر غار حرا میں چلے جاتے اور آبادی سے دُور تخلیہ اور تنہائی کی حالت میں آستانہ ربّ العزت پر اپنی درماندہ قوم کے لئے دعائیں فرماتے اور دن اور رات عبادت اور دعاؤں میں ہی گزار دیتے - غور فرمائیں عہد شباب ہے - امنگوں اور آرزوؤں کا زمانہ ہے - مگر آپ تمام دُنیوی لذات سے مونہہ موڑ کر خدا تعالےٰ سے عرض ومعروض کرنے کے لئے مکمل خلوت اختیار فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

پھر بعثت کے بعد آپ نے جس قدر دعاؤں پر زور دیا۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ تہجد کی نماز میں آپ بعض دفعہ اس قدر لمبی دعائیں کرتے کہ آپ کے پاؤں کھڑے کھڑے متورم ہوجاتے۔ بعض اوقات رات کی سنسان گھڑیوں میں آپ قبرستان چلے جاتے اور سربسجود ہو کر اپنے آنسوؤں کا ہدیہ اپنے مولےٰ کے حضور پیش فرماتے حدیثوں میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری تھی۔ مگر رات کو جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ موجود نہیں۔ میں بہت حیران ہوئی اور آپ کو ادھر ادھر تلاش کیا۔ مگر آپ نہ ملے۔ آخر ڈھونڈتے ڈھونڈتے دیکھا۔ کہ آپ قریب کے قبرستان میں زمین پر پڑے ہیں۔ اور نہایت الحاح اور عاجزی سے دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اے میرے خدا۔ میری روح میری جان میری ہڈیوں اور میرے بال بال نے تجھے سجدہ کیا۔ یہ گویا عملی تفسیر تھی۔ قرآن مجید کی اس آیت کی کہ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یہ صرف رات کی گھڑیوں کا ذکر ہے۔ ورنہ دن بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی حالت میں گذارتے کہ آپ کا صبح سے شام اور شام سے صبح تک کوئی وقت ایسا نہ ہوتا۔ جس میں آپ دعائیں نہ کرتے ہوں۔ ابھی آفتاب نہ نکلتا تھا کہ آپ فجر کی نماز پڑھتے آفتاب نکلنے کے بعد اشراق پڑھتے۔ سورج کے کسی قدر بلند ہونے پر ضحیٰ کی نماز ادا فرماتے۔ پھر آفتاب ڈھلنے پر ظہر کی نماز۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب وقت میں عصر کی نماز۔ غروب آفتاب پر مغرب کی نماز۔ عالم پر تاریکی چھاجانے کے بعد عشاء کی نماز۔ پھر نوافل اور رات کے جوف میں وہ تہجد جن سے آپ کے پاؤں متورم ہوجاتے۔ اسی طرح چاند گرہن اور سورج گرہن کے موقع پر۔ کسی کی وفات پر۔ ضروری حاجت کے پیش آنے پر آپ فوراً نماز میں کھڑے ہوجاتے۔ اور نماز دعا ہی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ کہ عبادت کا مغز دعا ہی ہے۔

پھر آپ جب سوتے تو دعا کرتے۔ صبح آنکھ کھلتی تو دعا کرتے۔ آسمان کو دیکھتے تو دعا کرتے۔ وضو کرتے تو دعا کرتے نماز کے لئے جاتے تو دعا کرتے۔ مسجد میں داخل ہوتے تو دعا کرتے۔ مسجد سے باہر تشریف لاتے۔ تو دعا کرتے۔ گھر میں آتے تو دعا کرتے۔ گھر سے باہر قدم رکھتے تو دُعا کرتے۔ رفع حاجت کے لئے جاتے تو دعا کرتے۔ فراغت پاتے تو دُعا کرتے سفر سے پہلے دُعا کرتے۔ حالت سفر میں دعا کرتے۔ منزلِ مقصود پر پہونچکر دعا کرتے۔ مسجد میں جاتے۔ تو دو رکعت نماز پڑھکر دعا کرتے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے دعا کرتے۔ کھانا ختم ہونے پر دعا کرتے نیا کپڑا پہن کر۔ نیا چاند دیکھکر نیا پھل کھا کر۔ نئی صورت دیکھکر آپ کا دل دعا کی طرف متوجہ ہوجاتا۔ چھینک آتی۔ تو آپ دعا کرتے۔ کوئی دوسرا چھینکتا تو آپ دعا کرتے۔ خود بیمار ہوتے۔ تو دعاؤں میں لگ جاتے۔ کوئی دوسرا بیمار ہوتا۔ اور اس کی عیادت کے لئے جاتے تو دعا کرتے۔ کسی کو مبتلائے آلام دیکھتے تو خدا تعالےٰ سے پناہ مانگتے۔ اور اپنے آرام پر خدا تعالےٰ کا شکر کرتے۔ کسی کا نکاح پڑھاتے۔ تو دعا کرتے۔ کوئی بچہ پیدا ہوتا۔ تو اس کے کان میں اذان دیتے اور دعا کرتے۔ آسمان پر برق و رعد کی چمک۔ بارش کا برسنا اور فضائے آسمانی میں تاروں کا چمکنا آپ کو دعا کی طرف متوجہ کرتا۔ بلندی پر چڑھتے۔ تو دعا کرتے نشیب کی طرف آتے تو دعا کرتے۔ بازار میں جاتے۔ تو دعا کرتے۔ آندھی کو دیکھتے تو دُعا کرتے۔ گھبراہٹ اور قلق کے اوقات میں دعا کرتے۔ رات کو نیند نہ آتی۔ تو دعا کرتے۔ لیلۃ القدر دیکھتے تو دعا کرتے۔ قرض ہوتا تو اس سے نجات پانے کے لئے دعا کرتے۔ مرغ اذان دیتا۔ تو آپ دعا کرتے۔ گدھا چیختا۔ تو آپ دعا کرتے۔ مینہ نہ برستا تو آپ دعا کرتے۔ مینہ زیادہ برستا۔ تو آپ بادلوں کے دور ہونے کے لئے دعا کرتے۔ آئینہ دیکھتے تو دُعا کرتے۔ کسی کی قبر پر جاتے تو دعا کرتے دشمن سے مقابلہ ہوتا۔ تو دعا کرتے۔ سواری کرتے تو دعا کرتے۔ کامیابی اور خوشی کے مواقع پر دعا کرتے۔ یہاں تک کہ اس وقت بھی جبکہ زوجین آپس میں ملتے ہیں۔ آپ تاکید کرتے کہ خدا تعالےٰ کو یاد رکھو۔ اور اس سے دعا کرو۔ کہ اے خدا ہم دونوں کو ناپاک خیالات اور ناپاک اثرات سے بچا اور جو ہمارے اس تعلق کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو۔ اس کو بھی بدی کے اثرات سے محفوظ رکھنا۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دن اور رات کے تمام لمحات میں نہایت کثرت سے دعائیں کرتے۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنے عشق اور محبت کا اظہار فرماتے یہی وجہ ہے۔ کہ کفار بھی آپ کا یہ حال دیکھکر بے اختیار کہہ اٹھتے۔ عشق محمد ربہ۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اپنے ربّ کا عاشق ہوگیا ہے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اس قدر جامع اور مکمل ہیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جس قدر انسان کو دُنیا میں ضروریات پیش آسکتی ہیں۔ وہ تمام آپ نے ایک ایک کرکے دعاؤں میں جمع کردی ہیں۔ اور اس طرح عملی رنگ میں نوع انسان کو یہ سبق سکھایا ہے۔ کہ ہر ضرورت ہر احتیاج اور ہر مشکل کے وقت تمہیں یہی چاہیئے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکو اور اس کے حضور عاجزانہ درخواست پیش کرو۔ مثال کے طور پر چند امور عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) جب انسان سفر پر جارہا ہو۔ تو اسے خیال ہوتا ہے۔ کہ مجھے راستہ میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ پھر وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ میرے بعد نہ معلوم میرے اہل و عیال کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کی ضرورتیں کس طرح پوری ہوں گی۔ فطرتِ انسانی کے اس تقاضا کو دیکھتے ہوئے آئیں ہم دیکھیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ کے لئے کیا دعا تلقین فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں جب سفر پر جاؤ تو یہ دُعا کرو۔ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال۔ اے خدا میں سفر پر جارہا ہوں۔ تو سفر میں میری معاونت فرما۔ اور میرے بعد میرے اہل و عیال کا متکفل ہو۔ اور انہیں کوئی تکلیف نہ ہو اور نہ میرا مال و اسباب ضائع ہو۔ ظاہر ہے کہ ایک سفر پر جانے والا انسان اس سے زیادہ اور مانگ بھی کیا سکتا ہے۔

(۲) پھر جب مسافر منزلِ مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ تو نیا آسمان اور نئی زمین ہوتی ہے۔ آب و ہوا تمدن اور زبان کا اختلاف ہوتا ہے۔ کوئی مونس و غمگسار نہیں ہوتا۔ انسان بالکل اجنبیت کی حالت میں ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کو یہ دُعا مانگنی چاہیئے کہ

اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شر ھذہ القریۃ وشر اھلھا وشر ما فیھا۔ اللھم بارک لنا فیھا۔ اللھم ارزقنا جناھا وحببنا الیٰ اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا۔

یعنی اے سات آسمانوں اور ان چیزوں کے خدا جن پر یہ سایہ ڈالے ہوئے ہیں۔ اے سات زمینوں اور اُن چیزوں کے خدا جنہیں یہ اٹھائے ہوئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

اے شیطانوں اور ان لوگوں کے خدا جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا اور اے ہواؤں اور ان چیزوں کے خدا جنہیں وہ عالم پر بکھیرتی ہیں۔ ہم تجھ سے اس نئے گاؤں یا شہر اور اس کے اہل کی بھلائی طلب کرتے ہیں۔ اور ہم اس کی بدی اور اس کے ساکنین کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں اے خدا تو ہمارے لئے اس شہر میں برکت کے سامان مہیا فرما ہمیں اس کی میوہ خوری نصیب فرما۔ ہماری محبت اس گاؤں کے تمام رہنے والے لوگوں کے دلوں میں ڈال دے۔ لیکن ہمارے دل میں اس گاؤں یا شہر کے صرف پاک لوگوں کی محبت پیدا کر۔

(۳) فجر کی نماز کے لئے جب مسجد کو تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ میرے دل میں نور ڈال میری زبان پر نور ڈال۔ میرے کانوں میں نور بھر دے۔ میری آنکھوں میں نور بھر دے۔ میرے آگے نور رکھ دے میرے پیچھے نور رکھ دے میرے اوپر نور رکھ دے میرے نیچے نور رکھ دے۔ اے اللہ تو مجھے نور عطا فرما اے اللہ تو تمام زمینوں اور آسمانوں کا بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور مجھے اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے۔ پس تو میری کمزوریوں کو رفع کر دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی انہیں رفع نہیں کر سکتا۔ اور میری اعلیٰ اخلاق کی طرف رہنمائی فرما۔ کیونکہ تیرے سوا اور کوئی نہیں جو اعلےٰ اخلاق سکھا سکے۔ اے اللہ میں تیری فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے حاضر ہوں۔ سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کا تیرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اے میرے رب میں تیرا ہوں اور تیری طرف میں جاؤں گا۔ تو بڑی برکت والا ہے۔ تو بڑی بلند شان والا ہے اے اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں نہایت جامع اور مکمل ہیں اور ان دعاؤں میں جو چیز نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ وہ طہارت نفس ہے یا نوع انسان کی حقیقی بھلائی اور خیر خواہی۔ پھر آپ کی دعاؤں کے اور بھی دو پہلو قابل ذکر ہیں۔ ایک کسب خیر کا اور دوسرا ترک شر کا۔ یعنی آپ اس کمال اور ہر اس خوبی کو حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرتے جن کا حصول ممکن ہے۔ اور ہر اس برائی اور ہر اس بدی سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے۔ جن کا برا اثر پڑنا ممکن ہے یا جو انسانی شرف اس کے اخلاق اور روحانیت کے لئے مضر ہیں۔ مثلاً ایک دعا جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت بلند کا اظہار ہوتا ہے یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل اے خدا میں عجز اور کسل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ دعا بظاہر نہایت مختصر ہے لیکن درحقیقت اس نہایت ہی قیمتی اور زریں اصل پر مشتمل ہے کہ عجز اور کسل دو ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو تباہ کرتی ہیں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ ان سے بچنا چاہیئے۔ پھر چونکہ انسانی کمالات میں سخاوت اور شجاعت کا مقام بھی نہایت بلند ہے۔ اس لئے نوع انسان کو ان دو امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ تم یہ دعا مانگا کرو کہ اللھم انی اعوذ بک من الجبن والبخل۔ یعنی اے خدا میں تجھ سے نامردی اور بخل سے پناہ چاہتا ہوں۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ترک شر اور کسب خیر کا پہلو بھی نمایاں نظر آتا ہے اور سب سے بڑھ کر جو چیز نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف یہی چاہتے تھے کہ دنیا آستانہ رب العزت پر جھک جائے اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے دل برداشتہ رہے۔ وہ مشکلات و مصائب کے وقت۔ خوشی اور مسرت کے وقت۔ کامیابی اور ناکامی کے وقت راحت اور تکلیف کے وقت۔ غرض ہر حالت اور ہر گھڑی میں اللہ تعالےٰ کی طرف جھکے اور اس کا اسی سے مقام قرب طلب کرے۔ یہ وہ بلند ترین نظریہ ہے۔ جو اہل عالم کے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا۔ اگر اس کی اور زیادہ سچائی دیکھنا چاہو۔ تو وید کی وہ دعائیں پڑھ لو جن میں گائیوں کو موٹا کرنے۔ مینہ برسانے اور دشمنوں کو تباہ کرنے کی التجائیں ہیں اور پھر سوچ لو کہ ان لوگوں کا منتہیٰ و مقصود کیا تھا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منتہیٰ و مقصود کیا ہے۔ وہ سفلی عالم کی فانی اشیاء کے طلب گار رہتے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالم بقا کی تڑپ رکھتے تھے۔ ان کا مقصود دنیا تھا۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود رب العلیٰ تھا۔ یہی وہ چیز تھی جو تمام عمر آپ کے ورد زبان رہی اور یہی وہ چیز تھی۔ جس کا آپ نے اس وقت بھی جب کہ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرنے والی تھی۔ ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔ کہ اللھم بالرفیق الاعلیٰ اللھم بالرفیق الاعلیٰ۔

بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعائیں ہمارے لئے اس بات کا عملی سبق ہیں کہ ہمارے لئے تمام کامیابیوں تمام کامرانیوں تمام خوشیوں اور تمام نیکیوں کے حصول کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے باتیں کرتے اور خاموش رہتے ہوئے غرض اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں دعاؤں سے کام لیں اور اس کے آستانہ پر جھکیں کہ جب وہ مل جائے تو اس کے بعد اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ آج کل چونکہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام ہیں۔ اس لئے احباب کو خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ قلعہ جو توپوں اور تفنگوں سے فتح نہیں ہو سکتا۔ اس کو دعا کے ذریعہ فتح کر سکتے ہو۔ وہ شیر اور چیتے اور بڑے بڑے خوفناک دیو جو کسی اور ذریعہ سے قابو میں نہیں آ سکتے۔ دعاؤں کے ذریعہ تم ان پر قابو پا سکتے ہو۔ پس آج کل جب کہ تقریباً تمام قومیں دعا کی قائل نہیں رہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے قرب پانے کا یہ میدان خالی ہے۔ آؤ اور دعا سے کام لیتے ہوئے اس میدان میں داخل ہو جاؤ کہ جسے دعا کی نعمت میسر آگئی۔ اس پر دونوں جہان کی برکات کے دروازے بھی کھول دیئے گئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

سماعلہ ضلع گجرات میں احرار سے کامیاب مناظرہ

اس علاقہ میں احرار نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ بڑے بڑے علماء اور احراری لیڈر ۲۳ نومبر کو مقام سماعلہ میں جمع ہونگے۔ عوام الناس پر اثر ڈالنے کے لئے احمدیوں کو بھی مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو بخوشی قبول کر لیا گیا۔ ۲۳ نومبر کی صبح کو مناظرہ کی شرائط طے ہوئیں۔ احراری مولویوں نے اپنے مسلمات یعنی اقوال بزرگان مناظرہ میں پیش کئے جانے سے انکار کر دیا۔ اور وفات مسیح اور اجرائے نبوت کے مضامین پر مناظرہ کرنے سے جی چراتے رہے۔ لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ پبلک ان سے بددل ہو رہی ہے تو چار و ناچار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وفات مسیح علیہ السلام پر مناظرہ طے ہوا۔ ۲۴ نومبر گیارہ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ تین ہزار کے قریب سامعین کی تعداد تھی۔ پہلا مناظرہ صداقت مسیح موعود پر تھا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل مناظر۔ اور فریق مخالف نے ثنا محمد حیات کو مقابلہ کے لئے پیش کیا۔ مناظرہ تین گھنٹے سوا…

Digitized by Khilafat Library

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی واپسی

پر

احمدیانِ جاوا کی طرف سے محبت و اخلاص کا اظہار

عرصہ سے یہاں کے احمدیوں میں یہ خبر پھیل چکی تھی۔ کہ جناب مولوی رحمت علی صاحب واپس قادیان تشریف لے جائینگے جب میں یہاں پہونچا تو سمجھا گیا۔ کہ مولوی صاحب جلد واپس چلے جائیں گے۔ میرے آنے کے ایک ماہ بعد جب مولوی عبدالواحد صاحب کی آمد کا تار آیا۔ تو کسی احمدی نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ مولوی رحمت علی صاحب کے واپس آنے کا تار آگیا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی احمدی مرد اور عورتیں کلب ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور بعض تو رونے لگ گئے۔ آخر جب بتلایا گیا۔ کہ یہ خبر صحیح نہیں تو انہیں صبر آیا۔ پھر میں جوں جوں ملائی زبان میں ترقی کرتا گیا۔ اور میرے لیکچر کے بعد مولوی صاحب کی طرف سے یہ الفاظ سنائے جاتے کہ اب چونکہ عزیز احمد بخوبی ملائی میں لیکچر دے سکتا ہے۔ اس لئے اب میں واپس جانے والا ہوں۔ تو جاوا کے احمدیوں میں اضطراب پیدا ہونے لگا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے سب احمدی اور بعض غیر احمدی مولوی صاحب سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ پچھلے ماہ جبکہ مولوی صاحب بوجہ اپریشن ہسپتال میں تھے۔ اس قدر کثرت سے لوگ ان کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتال میں آتے۔ کہ منتظمین ہسپتال کو مجبوراً یہ قرار دینا پڑا۔ کہ جو شخص مولوی صاحب سے ملنے کے لئے آئے اس سے ٹکٹ وغیرہ نہ پوچھا جائے۔

شدت محبت کی وجہ سے کئی لوگ کہتے یہ تو مولوی صاحب ہنسی کرتے ہیں۔ کہ وہ واپس جانے والے ہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب ہم سے اس قدر گہرے تعلقات رکھنے کے باوجود ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اس طرح وہ اپنے اور دوسروں کے دل کو تسلی دے لیتے۔ لیکن آخر وہ دن آپہنچا۔ کہ مولوی صاحب نے واپسی کی تاریخ مقرر کر دی۔ اور واپسی سے پہلے جماعتوں کے دورے کا پروگرام بنایا۔ ۲ نومبر کو میں اور جناب مولوی صاحب گارُت کی جماعت دیکھنے کے لئے گئے۔ باوجود بارش کے وہاں کے کلب ہاؤس میں بہت سے احمدی مرد و عورتیں آئے ہوئے تھے۔ وہاں پر جناب مولوی صاحب دو راتیں اور ایک دن ٹھہرے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہاں کی جماعت بہت اخلاص و محبت سے پیش آئی۔ ہر احمدی کی یہی خواہش تھی۔ کہ ایک دفعہ مولوی صاحب اس کے گھر تشریف لے جائیں۔ وہاں سے واپس آنے اور دو دن تتاؤیا میں ٹھہرنے کے بعد بوگر روانہ ہو گئے۔

اتوار کی رات کو جماعت بوگر نے مولوی صاحب کی الوداعی پارٹی کا انتظام کیا۔ احمدی مرد اور عورتوں کے علاوہ بہت سے معززین بھی شامل ہوئے۔ یہ جلسہ رات کے ۱½ بجے تک رہا۔ جس میں احمدی احباب نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اور آخر میں مولوی صاحب کی خدمت میں جماعت کی طرف سے اخلاص و محبت سے پُر ایڈریس پیش کیا گیا۔

اتوار کی صبح کو بوگر سے پسر ثلاثہ کی جماعت دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت ہمارے ہمراہ بوگر کی جماعت کے بھی چند دوست روانہ تھے۔ گھنٹہ بھر موٹر پر سفر کرنے کے بعد۔ ایک گاؤں میں پہنچے کیا دیکھا کہ گاؤں بھر کے مرد و بچے گاؤں سے باہر جمع ہیں۔ بہت تعظیم و ادب سے مولوی صاحب کا استقبال کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ سارے کا سارا گاؤں احمدیوں کا ہے۔ جس کی آبادی تقریباً دو صد ہے۔ وہاں ہم صرف پانچ گھنٹے ٹھہرے یہاں کی جماعت نے بھی مولوی صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ اور شام کے تین بجے ہم ان احمدی بھائیوں سے مل کر واپس آگئے۔

پسر ثلاثہ سے واپس آنے کے بعد ۱۴ تاریخ تک تتاؤیا میں رہے۔ ان دنوں جماعت تتاؤیا نے جس محبت و اخلاص کا اظہار کیا۔ میرے قلم میں طاقت نہیں کہ ان کو تحریر میں لا سکے۔ دن رات کلب ہاؤس میں رونق۔ ایک جاتا تو دوسرا آتا۔ آخر ۱۱ نومبر کی رات کو جماعت تتاؤیا کی طرف سے مولوی صاحب کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ سب احمدی مرد و عورتیں اور بہت سے غیر احمدی حاضر تھے۔ کلب ہاؤس بالکل بھرا ہوا تھا۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے انصار اللہ اور جماعت کی طرف سے پُر محبت ایڈریس پیش کئے گئے۔ کئی فوٹو لئے گئے۔ یہ جلسہ رات کے تین بجے تک جاری رہا۔ آخر میں مولوی صاحب نے الوداعی تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو چند نصیحتیں کیں۔

۱۴ نومبر کو بروز ہفتہ مولوی صاحب نے روانہ ہونا تھا۔ ہفتہ کی رات کو بہت سے احمدی کلب ہاؤس میں ہی سوئے۔ اور رات بھر مولوی صاحب سے باتیں کر کے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہے۔ ہفتہ کی صبح ہوتے ہی احمدی بھائی کلب ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ تا مولوی صاحب کے ساتھ بندرگاہ پر جا سکیں۔ ایک بجے دن کے کلب ہاؤس سے ۱۸ موٹریں یکے بعد دیگرے روانہ ہوئیں۔ درمیان مولوی رحمت علی صاحب کی موٹر تھی۔ آگے آگے دو موٹر سائیکل تھے۔ ۲ بجے بندرگاہ پر پہونچ گئے۔ بندرگاہ کے پلیٹ فارم پر احمدی ہی احمدی نظر آتے تھے۔ اسٹیشن پر قدم قدم پر مولوی صاحب کے فوٹو لئے گئے۔ ہر احمدی کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ اور چہروں سے غم کا اظہار ہو رہا تھا۔ پھر وہ وقت آپہونچا کہ مولوی صاحب اکیلے تختہ جہاز پر کھڑے تھے۔ اور نیچے سب احمدی وہ عجیب نظارہ تھا۔ آخر ساڑھے چار بجے جہاز روانہ ہوا۔ سب احمدی مرد عورتیں نیچے کھڑے تھے۔ اور مولوی صاحب بھی احمدیوں کی محبت و اخلاص دیکھ کر شکریہ کے آنسو بہا رہے تھے۔ جہاز دور ہوتا گیا۔ اور احمدیوں کے ہاتھ اور رومال ہلتے رہے۔ اور آنکھیں مولوی صاحب پہ لگی رہیں۔ جہاز کے نظر سے غائب ہونے تک سب وہیں کھڑے رہے جب جہاز بالکل غائب ہو گیا۔ تو سب احمدی واپس لوٹے۔ اس وقت سب کی زبان پر یہ دعا تھی۔ کہ خدا انہیں بخیریت پہونچائے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور اپنے دیگر رشتہ داروں سے ملائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہاں کے احمدیوں کو اور بھی اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ اور مکمل طور پر تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

طالب دعا ملک عزیز احمد خان

درخواست دعا

میرے ایک دوست دو نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو ہر دو امور میں کامیاب فرما کر مخلصی بخشے۔

(خاکسار۔ بشیر احمد خاں جائنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

طاقت اور قوت کی لاثانی رفیقِ شباب
اعلےٰ درجہ کی مقوی بدن مقوی باہ اور مقوی دل و دماغ ہونے کے علاوہ جریان و احتلام کا خاص علاج ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت تین روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ رفیق زندگی قادیان۔ ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library

321

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

الفضل کے جن خریداروں کا چندہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء سے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب بھیجدیں۔ یا جو احباب کسی وجہ سے نہ بھیج سکیں۔ وہ فوراً اطلاع کردیں۔ ورنہ ان کے نام ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کا اخبار وی۔ پی ہوگا۔

منیجر

۱۲۰ - مرزا برکت علی صاحب
۱۳۱ - چودہری نذیر احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۷۲ - بابو عبدالرحمٰن صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۵۸ - بابو برکت علی صاحب
۳۶۲ - بابو عبدالغفور صاحب
۴۴۵ - رفیع الدین صاحب
۵۰۴ - محمد سلیمان صاحب
۶۲۰ - خانصاحب غلام محی الدین صاحب
۶۶۹ - راجہ علی محمد صاحب
۸۷۳ - مستری مہر اللہ صاحب
۱۱۶۵ - عبدالقدوس صاحب
۱۲۸۵ - چودہری غلام جیلانی صاحب
۱۲۹۸ - شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۳۳۲ - حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۳۰ - بابو محمد شفیع صاحب
۱۴۷۷ - ایم۔ اے رشید صاحب
۱۴۹۲ - حیات محمد خانصاحب
۱۵۰۴ - ایم۔ احمد صاحب
۱۵۱۵ - سید حبیب اللہ صاحب
۱۵۴۰ - حیات محمد صاحب
۱۶۲۳ - چودہری فتح الدین صاحب
۱۶۹۹ - محمد عبدالمجید صاحب
۱۷۸۸ - سید طفیل محمد صاحب
۱۸۱۷ - اللہ بخش صاحب
۱۸۹۸ - سراج دین صاحب
۲۰۴۴ - فیض محمد صاحب
۲۱۷۲ - رحیم اللہ صاحب
۲۱۷۴ - میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۴ - کنیل موٹر ہوس
۲۲۰۵ - محمد حیات صاحب
۲۶۶۱ - ایم۔ اے رشید صاحب
۲۷۲۰ - میر امام بخش صاحب

۲۴۲۰ - بقا اللہ صاحب
۳۰۹۲ - محبوب عالم صاحب
۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
۳۴۳۰ - منشی عبدالعزیز صاحب
۳۵۸۲ - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۳۶۵۲ - محمد علی صاحب
۳۶۷۲ - محمد یوسف صاحب
۳۷۰۸ - ناصر الدین صاحب
۴۱۲۰ - بابو غلام حسین صاحب
۴۱۴۴ - محمد حسین صاحب
۴۴۱۸ - منشی برکت علیخاں صاحب
۴۵۰۴ - محمد عبداللہ صاحب
۴۶۲۲ - خیر الدین سراج صاحب
۴۶۶۹ - سید غلام رسول صاحب
۴۷۰۶ - محمد حسین صاحب
۴۷۹۱ - محمد یعقوب صاحب
۴۸۱۶ - علی حسن صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۶۵ - ڈاکٹر رحیم بخش صاحب
۵۳۱۴ - خلیل شاہ صاحب
۵۵۵۷ - برکت علی صاحب
۵۶۹۴ - مولوی نور محمد صاحب
۶۰۳۱ - شیخ غلام محمد صاحب
۶۱۲۲ - عبدالرشید خانصاحب
۶۲۵۶ - بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۳۰۱ - شیخ حمید احمد صاحب
۶۳۶۰ - محمد یٰسین صاحب
۶۳۸۲ - مرزا غلام حیدر صاحب
۶۸۴۰ - مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۰۳ - ایچ حلیم صاحب
۷۰۰۱ - ملک محمد خان صاحب
۷۱۶۱ - ایم مصاحب خانصاحب
۷۹۳۲ - میر عبدالرحمٰن صاحب

۷۰۸۲ - ولی اللہ صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۶۵۱۱ - غلام مصطفےٰ صاحب
۷۱۸۸ - ایم عبدالعزیز صاحب
۷۲۲۲ - سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۲۳ - نور احمد خان صاحب
۷۱۵۵ - سید حبیب الرحمٰن صاحب
۷۴۱۳ - عبدالکریم صاحب
۷۶۵۵ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۴۹۵ - محمد حنیف صاحب
۷۶۸۶ - مستری فیض احمد صاحب
۷۹۵۲ - احمد حسین صاحب
۷۸۳۴ - مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۹۶۹ - چودہری لال دین صاحب
۷۹۷۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۷۳۵۵ - ملک شیر بہادر صاحب
۸۰۰۵ - عطا الٰہی صاحب
۸۰۲۰ - محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۲۶۲ - محمد عبدالحق صاحب
۸۲۸۶ - محمد بخش صاحب
۸۳۴۸ - کریم بخش صاحب
۸۳۶۸ - محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰ - عبدالرزاق صاحب
۸۴۴۲ - منیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۵۸۶ - ایچ حیدر صاحب
۸۶۰۳ - الف دین صاحب
۸۶۶۱ - غلام محمد صاحب
۸۷۳۰ - محمد منیر صاحب
۸۸۳۵ - محمد ابراہیم صاحب
۸۷۶۴ - رکن الدین صاحب

۸۸۴۵ - چودہری ولی محمد صاحب
۸۸۸۶ - چودہری فقیر محمد صاحب
۸۹۷۸ - مسلم لائبریری
۸۹۹۶ - سید محبوب عالم صاحب
۹۰۲۰ - محمد دین صاحب
۹۰۸۹ - شیخ سبحان علی صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل صاحب
۹۱۰۳ - ملک عبدالرحیم صاحب
۹۱۰۲ - فیض محمد صاحب
۹۱۲۳ - محمد حسین صاحب
۹۲۴۵ - ملک فضل کریم خانصاحب
۹۱۲۶ - محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۶۳ - سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۲۱۱ - غلام محمد صاحب
۹۲۳۸ - ملک غلام رسول صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۸ - غلام رسول صاحب
۹۲۹۶ - محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۲۳ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۷۳ - حکیم انوار حسین صاحب
۹۳۸۵ - غلام حیدر صاحب
۹۳۸۶ - خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۹۲ - ملک علی حیدر صاحب
۹۴۱۱ - محمد ابراہیم صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۵۰۰ - چودہری محمد حسین صاحب
۹۵۰۵ - محمد حسین صاحب
۹۵۹۷ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۵۹۳ - عبدالرحمٰن صاحب
۹۶۰۹ - محمود احمد صاحب
۹۶۴۶ - سردار احمد نواز صاحب
۹۶۳۸ - عنایت اللہ صاحب
۹۶۳۲ - محمد یعقوب صاحب
۹۶۳۱ - محمد عبداللہ صاحب
۹۶۳۴ - ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۹۶۶۹ - اللہ رکھا صاحب
۹۷۰۶ - سردار شیر بہادر صاحب
۹۸۰۷ - محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۰۹ - محمد یوسف صاحب
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۸۷۴ - عبداللہ صاحب
۹۹۱۷ - محمد انوار حسین صاحب
۹۹۳۸ - لال محمد صاحب

۹۹۷۸ - عبدالصمد صاحب
۹۹۶۵ - محمد صدیق صاحب
۱۰۰۲۳ - مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۳۷ - چودہری محمد شریف صاحب
۱۰۰۶۰ - محبوب الرحمٰن صاحب
۱۰۰۶۵ - حسن خان صاحب
۱۰۱۰۲ - چراغ الدین صاحب
۱۰۰۶۶ - مختار نبی صاحب
۱۰۰۴۸ - محمد عبداللہ صاحب
۱۰۱۰۳ - عزیز الدین صاحب
۱۰۱۱۴ - عبدالحق صاحب
۱۰۱۳۷ - ایم۔ اے ایف رحمٰن صاحب
۱۰۱۳۲ - ملک حسن خان صاحب
۱۰۱۴۴ - ملک علی محمد صاحب
۱۰۱۶۷ - منشی گل محمد صاحب
۱۰۱۷۷ - عبدالغنی صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۸۴ - شریف احمد صاحب
۱۰۲۳۲ - امام الدین صاحب
۱۰۲۴۵ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۵۱ - چودہری رحمت علی صاحب
۱۰۲۵۵ - داد بخش صاحب
۱۰۲۶۷ - اللہ بخش صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - بابو نواب دین صاحب
۱۰۳۲۵ - لال دین صاحب
۱۰۳۲۴ - محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۲۶ - پی کنجی کویا
۱۰۳۲۹ - طفیل احمد سراج صاحب
۱۰۳۳۵ - ایم محمد عمر صاحب
۱۰۳۴۰ - غلام حیدر صاحب
۱۰۳۵۴ - ایم منیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ - عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۱۱ - اے مستری صاحب
۱۰۴۴۲ - عبدالرزاق صاحب
۱۰۴۷۳ - عبدالرحیم صاحب
۱۰۴۹۴ - مولوی سلیم اللہ صاحب
۱۰۵۶۵ - پیارا لال صاحب
۱۰۵۴۵ - چودہری عبدالحکیم صاحب
۱۰۵۸۴ - احمد مختار صاحب
۱۰۵۹۰ - سیٹھ محمد غوث صاحب

۱۰۵۹۱ - ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۰۸ - محمد عظمت اللہ صاحب
۱۰۶۱۷ - عبدالرشید صاحب
۱۰۶۳۷ - ملک عبداللہ صاحب
۱۰۶۴۵ - آفیسر انچارج پولٹیکل صاحب
۱۰۶۴۸ - منظفر احمد صاحب
۱۰۶۵۴ - ملک عبدالعزیز صاحب
۱۰۶۶۹ - شیخ محمد سعید صاحب
۱۰۶۸۴ - نیشنل شوز
۱۰۶۷۲ - حسین بخش صاحب
۱۰۶۵۰ - غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۶ - محمد لطیف صاحب
۱۰۶۸۹ - سید ناظر حسین صاحب
۱۰۶۹۲ - ایس۔ ایم حسن صاحب
۱۰۷۱۴ - سیٹھ عبداللطیف صاحب
۱۰۷۵۹ - چودہری نصر اللہ صاحب
۱۰۷۶۱ - مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۷۷۵ - چودہری غلام رسول صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ - غلام رسول صاحب
۱۰۸۳۶ - علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ
۱۰۸۴۰ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۵۸ - محمد اقبال صاحب
۱۰۸۶۷ - نوازش علی صاحب
۱۰۸۷۷ - سید محمد شاہ صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۰۳ - حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے چغتائی صاحب
۱۰۹۷۹ - محمد سلیمان صاحب
۱۰۹۸۶ - امیر علی خان صاحب
۱۱۰۵۲ - ایس۔ اے امین صاحب
۱۱۰۷۰ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۱۰۶ - شیخ محمد سعید صاحب
۱۱۱۱۶ - بیگم سید عنایت اللہ صاحب
۱۱۱۶۳ - عبدالرحیم صاحب
۱۱۱۶۴ - کوہ نور صاحب
۱۱۱۶۵ - محمد احمد صاحب
۱۱۲۰۸ - مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۱۲۲۵ - اقبال الدین صاحب
۱۱۲۲۶ - سید محمود صاحب
۱۱۲۵۹ - جمعدار فتح دین صاحب
۱۱۲۷۹ - نذیر احمد خانصاحب

Digitized by Khilafat Library